مطبوعات

علامہ سید سلیمان ندوی کی قرآنی غلطیاں

یہ ۴۰ صفحات کا ایک رسالہ ہے جس میں مولانا سید سلیمان ندوی کی متعدد تصنیفات سے ۱۱ غلطیاں نکال کر ان پر مفصل تنقید کی گئی ہے۔ اب سے تقریباً ایک سال یا کچھ زیادہ مدت قبل یہ تنقیدات دہلی کے ایک رسالہ میں شائع ہوئی تھیں۔ سرسری نظر سے ہم نے بھی ان کو دیکھا تھا۔ کوئی غیر معمولی بات ان میں محسوس نہ ہوئی، اس لیے کہ ہر صاحب قلم کے مضامین اور تصانیف میں کچھ نہ کچھ فروگذاشتیں رہ جاتی ہیں اور ان پر متنبہ کرنا کوئی گناہ نہیں بلکہ ایک علمی خدمت ہے۔ مگر ان تنقیدی مضامین کی اشاعت کے بعد فاضل تنقید نگار کا ایک خط ہمارے پاس آیا جس میں ان مضامین کے متعلق رائے طلب کی گئی تھی یہ غیر معمولی طریق کار دیکھ کر ہم کو شبہ ہوا کہ تنقید سے مقصود شاید کچھ اور ہے، کیونکہ محض اصلاح چاہنے والے لوگ تنقید کرنے کے بعد لوگوں سے رائے طلب کرتے نہیں پھرتے ہیں۔ یہ محض ایک کھٹک تھی جو اس وقت دل میں پیدا ہوئی۔ چنانچہ ہم نے ان دیرینہ اور مخلصانہ تعلقات کی بنا پر جو تنقید نگار کے والد مرحوم اور ہمارے درمیان تھے اُن کو لکھا کہ تنقید شائع کر دینے کے بعد آپ اپنا فرض ادا کر چکے ہیں۔ اب تشہیر کی کوشش مناسب نہیں لیکن افسوس کہ جو چیز اس وقت ہمیں کھٹکی تھی وہی اب اس رسالہ کی صورت میں ظاہر ہوئی۔ کسی "جماعت خدام القرآن" کا ان مضامین کو دوبارہ شائع کرنا اور پھر مفت تقسیم کرنا، اور اس پر ایک درجن سے زیادہ علماء کی تقریظیں بطور سند نقل کرنا اور چند معمولی فروگذاشتوں کو اصطلاح جدید "ایسے سنسنی خیز" انداز میں پیش کرنا کہ گویا اسلام کے خلاف دور حاضر کے کسی باطنی ملحد کی نہایت ہی خطرناک سازش کا انکشاف ہوا ہے، یہ سب باتیں صاف ظاہر کر رہی ہیں کہ اس علمی و دینی خدمت کی تہ میں کیا چیز کام کر رہی ہے۔

جن غلطیوں پر اس رسالہ میں تنقید کی گئی ہے، ان کے متعلق کسی اظہار رائے کی ضرورت ہم محسوس نہیں کرتے۔ اس لیے کہ ان میں سے بعض کی اصلاح خود مولانا سید سلیمان ندوی نے کر دی ہے اور بعض ایسی ہیں جن کو "غلطی" سے تعبیر کرنا ہی درست نہیں کیونکہ وہ دراصل اختلافِ تاویل و تعبیر کے ذیل میں آتی ہیں جس کے لیے قرآن مجید میں کافی

گنجائش ہے یہاں ہم جس چیز کی طرف خصوصیت کے ساتھ توجہ دلانا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ مولٰنا سید سلیمان ندوی سے ضمنی غلطیاں ہوئی ہیں ان میں سے ایک بھی ایسی نہیں جس کی حیثیت تسامح یا فروگذاشت سے زیادہ ہو' اور کون سا مصنف دنیا میں ایسا ہوگا جس کا قلم اس قسم کے مسامحات سے محفوظ رہا ہو لیکن ہماری قوم کے علماء اور خدام دین کو دیکھیے کہ وہ ان فروگذاشتوں پر کن الفاظ میں اظہار رائے فرماتے ہیں۔

"مذہب کے نام پر زندگی گذارنے والے مذہب کے ساتھ ایسی عداوت پر کیوں تل جاتے ہیں (ناشر)"

"مولانا نے قرآن مجید کی آیات کے متعلق جو لفظی اور معنوی تحریف کی ہے اور صحیح واقعات کو مسخ کیا ہے اس نے ان کے نصب العین اور دیرینہ مقصد کو بے نقاب کر دیا" (ایک مفتی)

(فاضل تنقید نگار) "ایک زبردست فتنہ کے انسداد کا بیڑا اٹھا رہے ہیں" (ایک حضرت العلامہ)

"آپ نے امت مرحومہ پر زبردست احسان فرمایا کہ ندوی کی تفسیر بالرائے کی غلطیاں اور خلاف اسلام موشگافیوں کو طشت از بام فرمایا تاکہ ندوی صاحب کے مزخرفات و مغوات سے متاثر ہو کر کوئی مسلمان ورطۂ ہلاکت و ضلالت میں نہ گر جائے" (ایک دوسرے حضرت العلامہ)

"یہ وہ فحش اور ارادی غلطیاں ہیں جو مولانا کے پیکر عقیدت کو عریاں کر رہی ہیں ... مولانا کی اکثر و بیشتر قلمی خدمات کا مفاد دین خالص کی تبلیغ و اشاعت کے بجائے صرف الحاد و اہمال کے جراثیم پیدا کرنا ہے" (مصنف رسالہ)

غور کیجیے ان چند فروگذاشتوں پر اس جوش غضب اور شدت کلام کی وجہ کیا ہے؟ وہی گروہ بندی جس پر ان صفحات میں ہم بار بار ماتم کر چکے ہیں۔ خود اپنی جماعت کا کوئی شخص خواہ کتنی ہی غلطیاں کرے اس پر خاموش رہو بلکہ اس کی حمایت کرو۔ دوسری جماعت کا کوئی شخص اگر غلطی کرے تو اس کی مدت العمر کی خدمات دینی سے آنکھیں بند کر کے اس کو بدنیت و دشمن اسلام ثابت کر دو۔ یہ ہے وہ اسپرٹ جو ہم کو ہر طرف مسلمانوں میں اور خصوصاً علماء اسلام کی جماعتوں میں نظر آرہی ہے، اور ہماری سمجھ میں کچھ نہیں آتا کہ یہ قوم آخر کدھر جانا چاہتی ہے؟ (ا - م)